Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل لاہور (پاکستان)

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲½ ”
فی پرچہ ۱/

یوم چہار شنبہ (بدھ)

۲۷ ربیع الثانی ۱۳۶۹ ھ

جلد ۳۸/۴ | ۱۵ تبلیغ ۱۳۲۹ ھش | ۱۵ فروری ۱۹۵۰ء | نمبر ۳۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ ماہ تبلیغ۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں:۔
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کو تا حال گلے کی تکلیف ہے احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۴ تبلیغ۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

مصر کشمیر کے بارے میں پاکستان اور ہندوستان کے اختلافات کو طے کرانے کی کوشش کریگا

قاہرہ ۱۴ فروری مصر کے وزیر خارجہ محمد صلاح الدین بے نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ مصر کی حکومت اسبات کی ہر ممکن کوشش کرے گی کہ کشمیر کے متعلق ہندوستان اور پاکستان کے باہمی اختلافات کو دور کر دیا جائے چنانچہ اسبارے میں مشورہ کرنے کے لئے اس نے اپنے سفیر مقیم نئی دہلی اسماعیل کمال بے اور اقوام متحدہ میں مصری نمائندے محمود فوزی بے کو قاہرہ واپس بلایا ہے۔

اگر ہندوستان کا قبضہ جلد ختم نہ ہوا تو کشمیر کی مسلم آبادی اقلیت میں تبدیل ہو کر رہ جائے گی

لیک سکیس ۱۴ فروری۔ وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اگر کشمیر کے ایک حصہ پر ہندوستان کا قبضہ تھوڑے عرصہ کے لئے مزید جاری رہا۔ تو پھر وہاں کی مسلمان آبادی جو غالب اکثریت میں ہے اقلیت میں تبدیل ہو کر رہ جائے گی۔ جب سے ہندوستان نے ریاست کے ایک حصے پر قبضہ جمایا ہے وہاں کی تین لاکھ مسلم آبادی میں سے کئی لاکھ مسلمانوں کو نکالا جا چکا ہے اور وہ بیچارے پاکستان میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے ہیں مزید برآں مشرقی پنجاب کے پچیس ہزار ہندو اور سکھوں کو ریاست کے مختلف علاقوں میں لا کر آباد کر دیا گیا ہے۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے ”کیا ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا ہے۔ وزیر خارجہ نے فرمایا اگرچہ قوانین تو ایسے نہیں ہیں کہ جنکے عمل کے نتیجے میں مسلمانوں کیساتھ امتیازی سلوک روا رکھا جائے لیکن عمل ان قوانین کے برخلاف ہے۔ کہنے کو تو اچھوتوں کے لئے بھی وہی قوانین ہیں۔ لیکن پھر بھی اچھوتوں کی حالت قابل رحم ہے۔ چنانچہ یہی حال مسلمانوں کے ساتھ سلوک کا بھی ہے اور پھر کلکتہ وغیرہ کے حالیہ بلووں سے یہ امر مزید واضح ہو گیا ہے کہ وہاں مسلمانوں کو کسطرح تنگ کیا جا رہا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اگرچہ مسلمان اقلیت میں ہیں۔ لیکن جب کبھی فرقہ وارانہ فساد رونما ہوتا ہے۔ ہمیشہ مسلمانوں کو ہی غیر مسلح کیا جاتا ہے۔ کشمیر کے متعلق موجودہ پوزیشن کی وضاحت کرتے ہوئے چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے فرمایا کہ ہندوستان رائے شماری سے قبل لڑائی ختم کرنے کی سرحد کے دونوں طرف انتظامی اور فوجی کنٹرول حاصل کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ یہ بات اس بین الاقوامی معاہدے کے خلاف ہے۔ جو اتحادی کمیشن کی کوششوں کے نتیجے میں طے پایا ہے سلامتی کونسل کے سامنے جو مسئلہ درپیش ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ منظور شدہ قراردادوں کے بعض حصوں کے مطلب کی وضاحت کرے اور بین الاقوامی سمجھوتہ کو دونوں کے عملی جامہ پہنوائے اسبارے میں ہندوستان کی ہمیشہ سے یہ عادت رہی ہے کہ وہ ہر طے شدہ امر کے متعلق اپنے مفید مطلب معانی نکالنے کی کوشش کرتا ہے اور اسکے بعد یہ شکایات شروع کر دیتا ہے کہ اس کے نقطۂ نظر کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی گئی۔

* چوہدری صاحب نے مختلف اخبارات کے تبصرے پڑھ کر سنائے۔ چنانچہ آپ نے مانچسٹر گارڈین کا وہ حوالہ پیش کیا جس میں اسبات پر حیرت کا اظہار کیا گیا تھا کہ ہندوستان نے گاندھی جی کے عدم تشدد کو کسقدر جلدی خیر باد کہہ دیا ہے۔

* آپ نے فرمایا جو کچھ ہندوستان جوناگڑھ حیدرآباد اور کشمیر میں کر چکا ہے۔ اگر عدم تشدد اسی کا نام ہے تو پھر ہائیڈروجن بم کو

ڈیلز کا کوئلہ پاکستان آرہا ہے

لندن ۱۴ فروری توقع ہے کہ آٹھ دس ہزار ٹن ڈیلز کا جو کوئلہ پاکستان آئیوالا ہے۔ اسکی پہلی قسط اسی مہینہ میں روانہ کر دی جائے گی یہ پہلی قسط آزمائش کے طور پر روانہ کی جا رہی ہے۔

مختصر لیکن اہم

سنگاپور ۱۴ فروری ملایا میں اس سال چاول کی فصل بہت اچھی ہے۔ خیال ہے کہ اس مرتبہ وہاں اتنا چاول پیدا ہو گا۔ کہ ملک کی تاریخ میں کبھی نہ ہوا ہو گا۔

پیرس ۱۴ فروری۔ امریکہ نے فرانس کی حکومت سے دریافت کیا ہے کہ اسے ویٹ نام کی حکومت کے لئے کس کس نوعیت کے اسلحہ کی ضرورت ہے

روم ۱۴ فروری لیبیا کے لئے جمعیت اقوام کے کمیشن مسٹر پیلٹ نے آج روم میں اٹلی کے وزیر خارجہ سے بات چیت کی۔ برطانوی حکومت کے نمائندوں سے لیبیا کے مسئلہ پر بات چیت کرنے کے لئے وہ کل لندن روانہ ہو جائیں گے۔ جن ملکوں کا لیبیا کے مسئلہ سے تعلق ہے وہ ان کے خیالات معلوم کرنے کے لئے یہ دورہ کر رہے ہیں۔

جوگجاکرتہ ۱۴ فروری آج انڈونیشیا کی پارلیمنٹ کا رب سے پہلا اجلاس ہو رہا ہے۔

کنبرا ۱۴ فروری۔ آسٹریلیا کی ایک فرم گل تسبیح کے بیجوں سے کیمیاوی طور پر ایسی لپیٹنے والی چیز تیار کر رہی ہے۔ جو پٹ سن کی جگہ کام دے سکیگی۔

واشنگٹن ۱۴ فروری۔ امریکہ کے فوجی ماہرین نے بحرالکاہل کا دورہ مکمل کر لیا ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں اسبات پر زور دیا ہے کہ امریکہ کو یورپ کی بجائے اب ان ایشیائی ممالک کو جنگی امداد دینی چاہیئے۔ جنہیں عنقریب کمیونزم کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔

ہندوستان میں کپاس کی شدید قلت

نیویارک ۱۴ فروری۔ امریکہ کے زرعی تحقیقات کے محکمہ نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں کپاس کی شدید قلت ہے ۱۹۴۹-۱۹۴۸ء میں خاص طور پر وہاں کپاس کی سپلائی تیزی سے کم ہوتی رہی۔ اسکی ایک وجہ یہ ہے کہ خوراک کی نازک حالت کے پیش نظر غلہ کی کاشت کا رقبہ پہلے کی نسبت بہت بڑھا دیا گیا ہے۔ پھر ملک کی تقسیم کا بھی کپاس کی سپلائی پر بڑا اثر پڑا ہے۔ مزید برآں ہندوستان کو ڈالر والے علاقے کے باہر سے کپاس حاصل کرنے میں شدید دقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جس میں روپے کی قیمت گر جانے کی وجہ سے اور اضافہ ہو گیا ہے۔

گورنر پنجاب نے جہلم کا دورہ ملتوی فرما دیا

لاہور ۱۴ فروری۔ کام کی زیادتی کی وجہ سے طبیعت قدرے ناساز ہونے کے سبب ہز ایکسیلینسی سردار عبد الرب نشتر گورنر پنجاب نے آج جہلم جانے کا پروگرام منسوخ ہو چکا ہے جہلم میں موصوف نے فسٹ پنجاب رجمنٹ کی دوبارہ ملاقات کی تقریب میں شامل ہونا تھا۔ (سرکاری اطلاع)

وزیراعظم پاکستان خیر سگالی کے دورے پر ۳ مئی کو واشنگٹن پہنچینگے

کراچی ۱۴ فروری۔ امید ہے وزیراعظم پاکستان مسٹر لیاقت علیخاں اور بیگم لیاقت علی خاں خیر سگالی کے دورہ پر ۳ مئی کو واشنگٹن پہنچینگے۔ آپ کا یہ دورہ ۲۴ دن تک جاری رہے گا یاد رہے امریکہ کے اسسٹنٹ سکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر جارج میک گھی نے صدر ٹرومین کا دعوت نامہ گذشتہ دسمبر میں پاکستان آکر دیا تھا۔ وزیراعظم اور ان کی بیگم کے اس دورے کی تفصیلات کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ خیال ہے آپ دورہ کے لئے کینیڈا بھی تشریف لے جائیں گے۔

بین الاقوامی بنک کا وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۴ فروری۔ تعمیر نو سے متعلق بین الاقوامی بنک کا وفد حکومت پاکستان کی دعوت پر آج کراچی پہنچ گیا۔ یہ وفد تین افراد پر مشتمل ہے دار الحکومت میں تین ہفتے تک قیام کرے گا۔ اور اس دوران میں اقتصادی امور کے متعلق حکومت پاکستان کے افسران سے تبادلۂ خیالات کرے گا۔

کراچی میں ترکی طلباء کی مصروفیات

کراچی ۱۴ فروری۔ ترکی طلباء اور پروفیسروں کا جو وفد خیر سگالی کے دورے پر آجکل پاکستان آیا ہوا ہے۔ اس نے آج صبح محترمہ فاطمہ جناح سے ملاقات کی بعد میں وفد کے ممبران دار الحکومت کے تعلیمی اداروں میں گئے۔ وفد کے لیڈر مسٹر دانیال نے پاکستان کے وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمٰن سے بھی ملاقات کی اور انقرہ یونیورسٹی کی طرف سے انہیں خیر سگالی کا پیغام پہنچایا۔ اس ملاقات کے دوران میں ترکی کے نظام تعلیم پر بھی بات چیت ہوئی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ سے چھپوا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ہٹ دھرمی

احمدیوں کے خلاف ملک میں مذہبی منافرت پھیلانے کے لئے چند روز سے روزنامہ مغربی پاکستان بھی آزاد اور زمیندار کے مقابل میدان میں نکل آیا ہے۔ مگر اسکو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس کے حلیفی حریفوں کے پیچھے سالہا سال کا تجربہ ہے۔ اور پھر جو سعادت ان کو حاصل ہے وہ ازلی ہے اور وہ جانتا ہے کہ ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

معاصر نے جو کسی ملتانی اشتہار کی بناء پر غلط فہمی ڈالنے کی کوشش فرمائی تھی۔ ہم نے اس کا جواب باصواب الفضل مورخہ ۱۲ فروری میں عرض کر دیا تھا۔ اگر اس کی نیت صاف ہوتی۔ تو جو کچھ ہم نے عرض کیا تھا کافی تھا۔ مگر یہاں سمجھنے سمجھانے سے تو غرض ہی نہیں۔ غرض تو احمدیوں کے خلاف جائز و ناجائز اشتعال انگیزی ہے۔ سو وہ "کون تو کون ہی سہی" کی سپرٹ سے ہر وقت کی جا سکتی ہے۔ مغربی پاکستان نے بھی یہی وطیرہ اختیار کر لیا ہے۔ اور ان اشتہارات سے استدلال کرتا ہے۔ جو کہ احراریوں نے تحریف کر کے جماعت احمدیہ کے نام سے خود شائع کیے ہیں۔ اگر معاصر نیک نیت ہوتا تو وہ اس محرف اشتہار کی بجائے اصل کو دیکھتا۔ اور پھر استدلال کرتا۔

اب جبکہ ہم نے اصل تحریر سے محذوف حصہ شائع کیا ہے۔ تو محض "ضد" کی خاطر "آزاد" اور "زمیندار" کی طرح اڑ گیا ہے لکھتا ہے۔

"الفضل" کی دوسری شکایت یہ ہے۔ کہ ہم نے حوالہ دیتے وقت مرزا بشیر الدین محمود کی گفتگو کا آخری حصہ شائع نہ کیا۔ جو اشتہار مذکور میں درج نہ تھا۔ اور جواب "الفضل" نے اپنا فائل دیکھ کر چھاپا ہے۔ قارئین کرام وہ بھی ملاحظہ فرمالیں وھو ھذا

. . . . . بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیروشکر ہو کر رہیں۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو ہم مسلمانوں کا ساتھ دیں گے۔ اگر وہ ہلاکت کے گڑھے میں گریں گے۔ تو ہم بھی ان کے ساتھ ہوں گے۔ اور ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو بھی بچا لے گا۔ (کذالک من الخرافات)

گفتگو کے اس حصہ کی اشاعت کے بعد بھی ہمارے اعتراض و استغفار کے وزن میں کوئی فرق نہیں آتا الٹا اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود اکھنڈ ہندوستان کو بنیادی طور پر ضروری سمجھتا ہے اور پاکستان کو (نعوذ باللہ) "ہلاکت کا گڑھا" تصور کرتا ہے۔ اور مرزائیوں کو یہ امر مجبوری اس بات پر آمادہ کر رہا ہے۔ کہ اگر مسلمان پاکستان بنانے پر کامیاب ہو جائیں۔ جو مرزا بشیر الدین کے عقیدے کے مطابق ان کے لئے "ہلاکت کا گڑھا" ثابت ہوگا تو وہ بھی مسلمانوں کا ساتھ دیں۔ اور اس حالت کو مرزا بشیر الدین کے عقیدہ کے مطابق کچھ وقت کیلئے اور "عارضی" ہوگی۔ بکراہیت قبول کر لیں۔

(مغربی پاکستان ۱۵ فروری)

اب کوئی عقلمند اس حصہ سے جو معاصر نے بھی اب نقل کیا ہے وہ نتیجہ قطعاً نہیں نکال سکتا۔ جو معاصر نے نکالا ہے۔ خاصکر جبکہ اس حوالہ کے آخر میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں "اور ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو بھی بچا لے گا"۔ اتنے ہی الفاظ معاصر کے نتیجہ کی تغلیط کرنے کے لئے کافی ہیں۔ وہ بے شک اس کو خرافات سمجھے۔ لیکن یہ الفاظ اس کے غلط استدلال کی تمام قلعی کھول کر رکھ دیتے ہیں۔ پاکستان جس کمزور حالت میں بنا تھا سب کو معلوم ہے۔ اور نہ صرف معاصر کے حلیفی حریف احراری ہی اسکو لنگڑا پاکستان کہتے تھے بلکہ اب بھی تمام زمانہ حیرت زدہ ہے۔ کہ یہ کھڑا کیسے رہ گیا۔ بلکہ لوگ اسکو معجزہ سمجھتے ہیں کیا ایسی صورت میں امام جماعت احمدیہ کے یہ الفاظ کہ

"اور ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو بھی بچا لے گا"۔

اعجازی اثر نہیں رکھتے۔ معاصر نہ مانے تو نہ مانے دنیا مانتی ہے کہ پاکستان کا موجودہ استحکام معجزہ سے کم نہیں۔ جس نے دنیا کے بڑے بڑے سیاست دانوں کو بھی متحیر کر دیا ہے۔ معاصر کے مدیر محترم کی نظر سے تو روز ایسے بیانات گزرتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن ہٹ دھرمی اور بات ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے ساری دنیا کی یہی رائے تھی۔ کہ یہ اندھیرے میں چھلانگ لگائی جا رہی ہے۔ اور مسلمانوں کو ہلاکت کے گڑھے میں دھکیلا جا رہا ہے مغربی پاکستان کے حلیفی حریفوں احراریوں کے امیر شریعت کا تو یہ کہنا تھا کہ "ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی پ بھی بنا سکتا ہو"۔ (تقریر پسرور) اب معاصر کو یہ تمام باتیں "احمدیت دشمنی" کے نشہ میں کیوں فراموش ہو گئی ہیں۔ کیا وہ نہیں دیکھتا کہ وہی امیر شریعت

چندہ حفاظت مرکز

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ربانی الہام لرادک الی معاد (میں تجھے تیری واپسی کی جگہ یعنی قادیان لوٹا دونگا) کے پیش نظر ہمارا پختہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ضرور قادیان لے جائے گا۔ خدا کا یہ فیصلہ اٹل ہے۔ خدا کے مسیح نے قادیان کو جماعت احمدیہ کا مستقل مرکز قرار دیا ہے۔ اپنے مستقل مرکز کی بازیابی کی تڑپ ہر احمدی کے ایمان کا حصہ ہے۔ اس مقصد عظیم کے حصول کا ایک ذریعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک چندہ حفاظت مرکز ہے۔ اس سلسلہ میں جو کارہائے مفید سرانجام دیئے جا رہے ہیں۔ ان کے اخراجات کی بنیاد کلیتہً اس چندہ پر ہے۔ اسی لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنی تقریر میں احباب جماعت کو چندہ حفاظت مرکز کی ادائیگی کے بارے میں خاص طور پر توجہ دلائی۔ اس کی اہمیت جتاتے ہوئے حضور نے خلاف معمول حاضرین کو حکم دیا۔ کہ چندہ دہندگان کھڑے ہو جائیں۔ تا حضور دیکھیں کہ حاضرین جلسہ میں سے کتنے احباب نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ احباب ارشاد نبوی اذا وعد المومن وفا (جب بھی مومن وعدہ کرتا ہے تو ضرور اسے پورا کرتا ہے) کی روشنی میں چندہ حفاظت مرکز کے وعدے جلد از جلد پورے فرما کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرتے ہوئے قادیان کی واپسی میں مدد ہونگے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو روحانی لحاظ سے ایک بلند مقام پر کھڑا کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقام کے لحاظ سے اپنے فرائض کی پورے طور پر بجا آوری کی توفیق بخشے۔ (نظارت بیت المال)

چندہ نشر و اشاعت میں حصہ لیجئے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبلیغی اشتہارات کے سلسلہ کو الٰہی کارخانہ کی دوسری شاخ قرار دیا ہے (فتح اسلام) صیغہ نشر و اشاعت احباب جماعت سے چندہ حاصل کر کے تبلیغی اشتہارات مختلف زبانوں میں شائع کرتا ہے احباب جماعت کا فرض ہے کہ فراخدلی سے چندہ نشر و اشاعت ادا کر کے الٰہی کارخانہ کی دوسری شاخ کو مضبوط تر کریں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تعلیم الاسلام کالج (لاہور) میں ایک علمی لیکچر

بروز سوموار مورخہ ۲۰ فروری کو مکرم مرزا منظور احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی عربیک سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج لاہور کے زیر اہتمام مسلمان اور علم حیات کے موضوع پر ایک علمی اور تحقیقی مقالہ پڑھ رہے ہیں۔ تمام ان اصحاب کو جو علمی مقالوں سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ دعوت دی جاتی ہے۔ جگہ سٹاف روم تعلیم الاسلام کالج۔

خاکسار بشارت الرحمن ایم۔ اے۔ تعلیم الاسلام کالج لاہور

ضرورت ہے

مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو ایک تبلیغی ضرورت کے لئے ملک فضل حسین صاحب کی کتاب "شاہان اسلام کی رواداریاں" اور "آئینہ اسلام" کی فوری ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس ہوں تو مستعاراً یا قیمتاً انہیں ربوہ کے پتہ پر بھجوا دیں۔

اسی طرح مکرم ڈاکٹر غلام غوث صاحب کو ملک صاحب کی تالیف "تاثرات قادیان" کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی دوست دے سکیں تو ان کو ربوہ کے پتہ پر بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں

اب ایک ایک لمحہ اپنی بڑی شرمندگی مٹانے کے لئے توبہ توبہ کر رہا ہے۔ مگر کوئی مسلمان نہیں سنتا کیونکہ اس کی نیت اب بھی ظاہر ہے۔

- بقیہ صفحہ ۳ -

ہو جانے کی توقع ہے۔

کیا ایسی بے بنیاد اختراع کرنے والے روزنامہ کا مقصد سوا اسکے کوئی اور ہو سکتا ہے۔ کہ وہ صداقت سے بالکل بے پروا ہو کر پاکستان کی ایک وفادار مذہبی جماعت کے خلاف عوام میں بدظنیاں پھیلاتا ہے اور ملک میں مذہبی اشتعال انگیزی اور منافرت پیدا کرتا ہے۔ اور بار بار جھوٹا ہونے اور معافیاں مانگنے کے باوجود تواتر کے ساتھ اسی ڈگر پر چلا جاتا ہے۔ کیا یہی صحافت ہے جس پر پاکستان اور پاکستان کے صحافی ناز کر سکتے ہیں؟

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۱۵ فروری ۱۹۵۰ء

ہماری صحافت کو چار چاند لگانیوالے

شیخ سر عبد القادر مرحوم کی وفات پر روزنامہ "زمیندار" نے جو اشاعت ۱۲ فروری کے افتتاحیہ کالموں میں تعزیت نامہ اظہار افسوس یوں لکھا۔ اس میں نہائت چابک دستی سے آپ پر ایک الزام بھی لگا دیا۔ کہ آپ نے سر میکائیل اوڈوائر کی وکالت کی تھی۔ یہ بات اگر سچ بھی تھی تو ایسے اعلیٰ اخلاق کے انسان کو خاک پر رکھ کر اس کے تعزیت نامہ میں صحافی ٹرک سے چوٹ کرنا نہائت نازیبا چیز ہے۔ جس کو کوئی شریف النفس انسان پسند نہیں کرے گا۔

پھر یہی نہیں بلکہ آپکی وفات سے زمیندار نے مولوی ظفر علی خان صاحب کی تعریف کی گنجائش بھی نہائت حکمت سے نکال لی۔ اور آپ کو تین بابائے اردو میں سے شمار فرمایا۔ خیر اپنے بڑوں کی تعریف تو سب ہی کیا کرتے ہیں ... میں کوئی بات اعتراض کی نہیں ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے۔ کہ سر عبد القادر مرحوم کے سر میکائیل اوڈوائر سے جو تعلقات تھے۔ ان کو تو ایک انداز خاص سے ظاہر کر دیا گیا۔ مگر مولوی ظفر علی خان صاحب کو صاحب موصوف سے جو تعلقات رہے ہیں اس پر پردہ ہی ڈالے رکھا۔ ہم عوام کی آگاہی کے لئے اس اعلان کا متعلقہ حصہ یہاں نقل کرتے ہیں۔ جو مولوی ظفر علی خانصاحب نے اپنا نیا اخبار "ستارہ صبح" کے اجرا کے متعلق شملہ سے شائع فرمایا تھا فھو ھذا

حکومت پنجاب نے ازراہ نوازش ہائے خسروانہ خاکسار کو اس شرط کے ساتھ آزاد فرما دیا ہے کہ تمام اس علاقہ میں جو اس روئے دریائے راوی ہے خاکسار اپنی نقل و حرکت میں اپنی مرضی کا مختار ہے۔ البتہ اس روئے دریائے راوی یعنی لاہور کی طرف اگر خاکسار جانا چاہے تو اس کے لئے سرکار کی اجازت کا حصول ضروری ہوگا۔ حکومت نے مزید عنایت کی راہ سے خاکسار کو یہ اجازت بھی مرحمت فرمائی ہے کہ اپنے ہفتہ وار اخبار ستارہ صبح کو ترقی دے کر ایک اعلیٰ پیمانہ کا روزنامہ کر دے۔ ان دو گونہ نوازشات کے لحاظ سے خاکسار ہز آنر سر میکائیل اوڈوائر بالقابہ کا جسقدر شکریہ ادا کرے کم ہے . . . .

اس کا اولین مقصد یہ ہوگا کہ رعایا کے دلوں میں راعی کی طرف سے محبت اور عقیدت کے جذبات برانگیختہ کر کے دونوں کے تعلقات کو خوشگوار اور استوار بنائے اور اس عقیدہ کی تلقین کرے۔ کہ ہندوستان میں سلطنت برطانیہ کی بقا اہل ملک کے بہترین مفاد کی ضامن ہے۔ سیاسیات کے دل خوش کن مگر دور از کار مباحث سے اس روزنامہ کو تعلق نہ ہوگا۔

شملہ یکم جولائی ۔ خاکسار ظفر علی خان
سابق ایڈیٹر زمیندار و حال ایڈیٹر ستارہ صبح
(مطبوعہ آرمی پریس شملہ)

فرمایئے ایسے روزنامہ کے معیار اخلاق کے متعلق عوام کی کیا رائے ہو سکتی ہے۔

اب "نوائے وقت" اشاعت ۳۰ جنوری ۱۹۵۰ء کے "سر راہے" کا ایک ٹکڑا ملاحظہ فرمایئے۔

"ہم تو کمبل کو چھوڑتے ہیں مگر اب کمبل ہمیں نہیں چھوڑتا" "زمیندار" کوئی معذرت قبول کرنے کے لئے تیار نہیں اور "ھل من مبارز" کے نعرے لگا رہا ہے۔ ادھر ہم عاجز اس میدان کے مرد ہی نہیں آج "زمیندار" کی ترقی پر حسد ...

یہ لطیفہ بھی بے حد دلچسپ ہے۔ اگر مولانا کو یہ یاد ہوتا کہ انہیں پریس کسطرح ملا اور کس نے دلایا؟ تو وہ یہ بات ہرگز نہ لکھتے۔ اگر انہیں یہ یاد ہوتا کہ جب "زمیندار" نے "مجاہدین نے جموں کو تین طرف سے گھیر لیا" کی خبر شائع کی تھی اور تجویز یہ تھی۔ کہ "زمیندار" کو غیر معین عرصہ کے لئے بند کر دیا جائے۔ تو اس وقت مولانا اختر علی با چشم تر کس کے پاس پہنچے۔ اور کس نے رات کے دو بجے تک تگ و دو کر کے معافی دلائی۔ تو وہ یہ بات ہرگز نہ لکھتے؟ اگر مولانا کو یہ یاد ہوتا کہ جب وہ ڈھاکہ گئے ہوئے تھے۔ اور "زمیندار" میں قادیانیوں کے خلاف کچھ قابل اعتراض مضامین شائع ہوئے۔ اور حکومت زمیندار کے خلاف کارروائی کرنا چاہتی تھی۔ تو اس وقت کس کی سفارش کام آئی۔ اور کس کے کہنے پر خود مولانا نے زبانی معافی مانگی۔ اور اخبار میں مقالہ افتتاحیہ لکھا تو مولانا حسد والی بات ہرگز نہ لکھتے۔

(نوائے وقت ۳۰ جنوری ۱۹۵۰ء)

اس ٹکڑے کو پڑھ کر پھر زمیندار مورخہ ۲ فروری ۱۹۵۰ء کا صفحہ ۵ ملاحظہ کیجئے۔ جہاں مولوی اختر علی خان صاحب نے ایک غلط خبر شائع کرنے کے لئے معافی نامہ شائع کیا ہے۔

اس کے بعد ان جھوٹی خبروں کو دیکھئے۔ جو چند ہی گذشتہ دنوں میں اس نے احمدیت کو بدنام کرنے کے لئے تراشی ہیں۔ مثلاً

(۱) العیدروس حیدر آباد کا کمانڈر احمدی ہے۔ اس لئے اس نے غداری کی۔

(۲) سیالکوٹ کے جلسہ احمدیہ کے متعلق سر تا پا جھوٹی رپورٹ جس کی قلعی ہم الفضل میں کھول چکے ہیں۔

(۳) سر ظفر اللہ خان نے احمدیوں کا محضر ریڈکلف کمیشن کے سامنے پیش کیا۔ اور کہا کہ احمدی اقلیت میں ہیں ان کو مسلمانوں سے علیحدہ شمار کیا جائے۔ اس طرح ظفر اللہ نے ضلع گورداسپور کھو دیا۔

(۴) الفضل نے نعوذ باللہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی توہین کی

بھیس گذشتہ چند ماہ سے یہ عجیب و غریب جریدہ تقریباً ہر روز احمدیت کے خلاف اشتعال انگیزی کر رہا ہے۔ اور پاکستان میں مذہبی منافرت پھیلانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا

یہ روزنامہ زمیندار اپنی اشاعت ۵ فروری ۱۹۵۰ء میں ایک لیڈرانہ نوٹ "یہ کیا ہو رہا ہے" کے زیر عنوان شائع کرتا ہے۔ اس میں لکھتا ہے۔

مرزائیوں کے متعلق اکثر اخبارات انہی کے اقوال اور اعمال سے ثابت کر چکے ہیں کہ وہ پاکستان کے وفادار نہیں۔ ان کی عقیدتیں قادیان کے صدقے میں ہندوستان سے وابستہ ہیں۔ لیکن صوبائی اور مرکزی حکومت نے اس حقیقت پر غور کرنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کی۔ یا تو سرکاری اعلان کے ذریعہ بتایا جائے۔ کہ "زمیندار" احسان مغربی پاکستان اور دوسرے اخبارات جھوٹے ہیں۔ قادیانی ہندوستانی وفاداری کا ڈھول پیٹنے کے باوجود پاکستان کے سچے وفادار ہیں۔ اگر اخبارات کی خدا لگتی باتوں پر حکومت کو یقین ہے۔ وغیرہ وغیرہ"

اب ذرا غور فرمایئے روزنامہ مغربی پاکستان نے اپنے ... تردید ہیومنٹ کر کے حوالہ شائع کیا تھا۔ اس کی ... ہم الفضل مورخہ ۱۲ فروری کی اشاعت میں کھول چکے ہیں۔ زمیندار کی ہسٹری میں سے کچھ حصہ آپ کے سامنے ہے۔ اور حکومت اچھی طرح جانتی ہے۔ کہ یہ بدنام کنندہ نکو نامے چند جریدہ پاکستانی صحافت کے ماتھے پر کیا کلنک کا ٹیکہ لگا رہا ہے۔ اور جانتی ہے کہ اگر یہ جریدہ "خدا لگتی" کہتا تو اسکو بار بار معافی نہ مانگنی پڑتی۔

حکومت اور پاکستان کے عوام زمیندار اور دوسرے اخبارات کی "خدا لگتی" کو خوب جانتے ہیں۔ اس لئے ہمیں حکومت اور پاکستان کے عوام سے کچھ نہیں کہنا۔ ہم صرف پاکستان ایڈیٹرز کانفرنس سے پوچھتے ہیں کہ روزنامہ زمیندار پاکستانی صحافت کو جو چار چاند لگا رہا ہے۔ کیا اسکو اس کی خبر ہے۔ کیا جتنی جھوٹی خبریں اس نے چند روز میں صرف احمدیت کے خلاف تراشی ہیں۔ اور پھر معافیاں بھی ساتھ ہی مانگتا چلا جا رہا ہے۔ اس سے پاکستان ایڈیٹرز کانفرنس نہیں سمجھ سکتی۔ کہ اس نے اور معاملات کے متعلق کیا کیا گل نہیں کھلائے ہونگے۔

ہم پاکستان ایڈیٹرز کانفرنس سے پوچھتے ہیں۔ کہ ایک روزنامہ جو لگاتار روزانہ پاکستان کی ایک وفادار جماعت کے خلاف مذہبی منافرت پیدا کرنے کے لئے جھوٹی باتیں لکھتا چلا جاتا ہے جن کا جھوٹا ہونا اس کے معافی ناموں سے سر بسجا ثابت ہے۔ کیا ایسے روزناموں ہی سے پاکستان کی صحافت کا نام دنیا میں روشن ہوگا۔ کیا ایڈیٹرز کانفرنس کے پاس کوئی ایسا مصالح نہیں جس سے وہ اس بدنما دھبے کو پاکستانی صحافت کے دامن سے دھو سکیگی

اس عجیب و غریب روزنامہ نے اپنی تازہ اشاعت مورخہ ۱۵ فروری کے صفحہ ۲ پر جھوٹی خود تراشیدہ جونئی افترا چھاپی ہے حسب ذیل ہے۔

لاہور۔ ۱۳ فروری جماعت احمدیہ کے اعلیٰ حلقوں سے نہائت معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ چند ہوشمند اور مرزا بشیر الدین محمود کی بارگاہ قریب رکھنے والے مرزائیوں نے انہیں مشورہ دیا ہے۔ کہ مرزا غلام محمد (نقل مطابق اصل) کی نعش کو قادیان سے اکھیڑ کر ربوہ لایا جائے۔ اور وہیں ان کی قبر بنائی جائے۔ تاکہ ایک تو ہندوستان کی وفاداری کا معاملہ ایک طرف ہو جائے اور دوسرے ربوہ کو صحیح معنوں میں قادیانیوں کا مستقل ہیڈ کوارٹر بنایا جاسکے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مرزا بشیر الدین اس تجویز پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں اور عنقریب اس سلسلے میں عملی کام شروع ...

(باقی صفحہ پر)

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود ؑ)

جرمنی میں احمدی مجاہدین کے ذریعہ تبلیغ اسلام

پریس میں احمدیت اور اسلام کا چرچا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ایک مضمون کی اشاعت۔ تبلیغی و تربیتی اجلاس

(از مکرم چودھری عبد اللطیف صاحب انچارج ہیمبرگ مشن)

آج کی مغربی دنیا اپنے خدا سے اتنی دور جا چکی ہے۔ کہ مذہب کا خانہ ممالک مغربیہ کے لوگوں کی زندگیوں میں بالکل خالی نظر آ رہا ہے۔ قرآنی الفاظ ظہر الفساد فی البر والبحر کی صداقت آج ہم اپنی آنکھوں سے یورپ میں دیکھ رہے ہیں۔ یہ لوگ اپنی عاقبت سے بیگانہ۔ اپنی زندگی کے مقصد حقیقی سے کوسوں دور اور صراط مستقیم سے بھٹک کر مادہ پرستی کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان حالات میں اشاعت اسلام کا کام وہی جماعت سرانجام دے سکتی ہے۔ جسے اپنی آنکھوں سے خدا تعالیٰ نظر آ رہا ہو۔ جو ہر روز نئے سے نئے معجزات اور نشانات دیکھ کر اپنے ایمانوں کو تازہ کر رہی ہو۔ ہاں کفر و الحاد کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر میں مستغرق دنیا کو وہی جماعت بچا سکتی ہے۔ جس کے سامنے صرف اور صرف ایک ہی مقصد ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہو۔ یہی وہ حقیقت اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان وثوق اور یقین ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے مبشرین کے شامل حال ہے۔ اور جو باوجود مخالفانہ حالات کے ان کی ہمتوں کو استوار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان ممالک میں صداقت کا آفتاب طلوع کر چکا ہے۔ اور اسکی کرنیں سعید ارواح کو منور کر رہی ہیں۔ دنیا کے کونہ کونہ میں جماعت کے مبلغین کے ذریعہ سے اسلام کی منادی ہو رہی ہے۔ ذیل میں جرمنی میں تبلیغی کوششوں کا مختصر سا خاکہ احباب کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔

(۱) ماہوار تبلیغی میٹنگ

مورخہ ۱۷ر جنوری کو ہماری تبلیغی میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں شمولیت کے لئے احباب کی خدمت میں خاکسار نے ۱۱۰ دعوت نامے ارسال کئے۔ حاضری معقول تھی۔ صدارت کے فرائض برادرم عبد الکریم صاحب ڈنکر نے ادا کئے۔ خاکسار نے "اسلام کی ضرورت" کے موضوع پر قریباً پون گھنٹہ تک تقریر کی۔ اسلامی تعلیمات کی خصوصیات کو پیش کرتے ہوئے اسلام کی تعلیمات کا بائیبل کی تعلیمات سے موازنہ کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی برتری کو ثابت کیا۔ اسلام کے اقتصادی نظام پر خصوصیت سے بحث کی۔ اور پھر اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے ثبوت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو پیش کیا۔ اور اس امر کو بھی کھول کر بیان کیا۔ کہ اسلام صلح۔ آشتی اور امن کا مذہب ہے۔ اور آئندہ دنیا میں اسلام کے ذریعہ ہی امن قائم ہوگا۔ تقریر کے بعد ایک گھنٹہ تک خاکسار نے سوالات کے جوابات دیئے۔ میٹنگ دو گھنٹہ کی کارروائی کے بعد کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔

(۲) پریس میں احمدیت کا ذکر

ماہ زیر رپورٹ میں یہاں کی ایک مشہور روزنامہ اخبار Hamburger Allgemeine Zeitung کی دو جنوری کی اشاعت میں خاکسار کا انٹرویو خاکسار کے فوٹو کے ساتھ شائع ہوا۔ مضمون نگار نے جماعت احمدیہ کا معقول رنگ میں ذکر کیا۔ اور جرمنی میں اسلام کی اشاعت اور اس بارہ میں غلط فہمیوں کے ازالہ کو میرے قیام کا مقصد بتایا۔ اور اس امر کو بھی اس نے بیان کیا۔ کہ خاکسار جرمنی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے اکیلا مبشر اسلام ہے۔ نیز اس نے بیان کیا ہے۔ کہ خاکسار کی طبیعت پر جماعت ہیمبرگ کے اخلاص اور ایمان کا خاص اثر ہے۔ اور ممبران جماعت گویا ویسے ہی اچھے مسلمان ہیں۔ جیسے کہ وہ اچھے جرمن ہیں۔

(۳) ایک رسالہ کی طباعت

اس ماہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بمبئی ریڈیو پر نشر شدہ تقریر "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" کا جرمن ترجمہ ایک ہزار کی تعداد میں شائع کرنے کی توفیق ملی۔ یہ رسالہ بفضلہ تعالیٰ اپنے مضمون کے لحاظ سے نہایت ہی دلکش ہے۔ اور اسلامی تعلیمات کو موزوں اور مختصر الفاظ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔ مجھے یہاں کئی غیر مسلم احباب نے اسکو شائع کرنے کی تحریک کی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اسکی طباعت اور اشاعت کے سامان بہم پہنچائے۔ اور اس ماہ یہ رسالہ شائع کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ برادرم مکرم عبد الکریم صاحب ڈنکر نے اسکی اشاعت کے سلسلہ میں خاکسار کی امداد کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس نیک خدمت کی جزائے خیر دے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(۴) ہفتہ وار اجلاس اور تربیتی ملاقاتیں:۔ تربیت کا کام بھی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے ماتحت باقاعدگی سے جاری رہا۔ ہفتہ وار اجلاس منعقد ہوتے رہے۔ جن میں تینوں جرمن احمدی دوست شامل ہوتے رہے۔ یہ اجلاس تربیت کے سلسلہ میں بفضلہٖ بہت مفید ثابت ہو رہے ہیں۔ تربیتی امور کے علاوہ مشن کے ضروری کاموں کو ان کے سامنے رکھنے اور پھر ان سے مشورہ کرنے کا بھی موقع ملتا ہے۔ احباب سے انفرادی ملاقاتیں بھی کرتا رہا۔

(۵) تبلیغی ملاقاتیں:۔ تبلیغی ملاقاتوں کا سلسلہ اب بفضلہ تعالیٰ وسیع ہو رہا ہے۔ ایک نوجوان جو کہ ایران کافی عرصہ رہ چکے ہیں۔ ایک دفعہ ملنے آئے اور ایک دن خاکسار ان کے ہاں ملنے گیا۔ دونوں دفعہ ان سے اسلام اور احمدیت کے بارہ میں گفتگو کی۔ ہمارا لٹریچر مطالعہ کر رہے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہؓ کا مقدس گروہ

اس تقریر سے ایک دن قبل شہر سیالکوٹ کے چند احباب نے جن میں حضرت میر حامد شاہ صاحب اور حضرت چودھری نصر اللہ خاں صاحب اور چودھری مولا بخش صاحب مرحومین و خاکسار بھی تھے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور ایک پوٹلی روپوں کی نذرانہ پیش کی۔ حضور انور نے الحمد للہ جزاکم اللہ کہہ کر قبول فرمائی۔ سبحان اللہ تعصب دور کرنے کے یہ کلمہ آپ کے حفظ مراتب و عبد الشکور و صداقت کا پتہ دیتا ہے۔ (محمد ابراہیم بقاپوری از ماڈل ٹاؤن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

اوائل صدر اسلام میں جبکہ اللہ تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ تو آپ کو وہ قوت قدسی عطا ہوئی کہ جس کے قوی اثر سے ہزاروں با اخلاص اور جاں نثار مسلمان پیدا ہو گئے۔ آپ کی جماعت ایک ایسی قابل قدر اور قابل رشک جماعت تھی۔ کہ ایسی جماعت کسی نبی کو نصیب نہیں ہوئی۔ نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی۔ اور نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ میں نے اس امر کے بیان کرنے میں ہرگز ہرگز مبالغہ نہیں کیا۔ بلکہ میں جانتا ہوں کہ وہ جماعت جس مقام اور درجہ پر پہنچی ہوئی تھی۔ اس کو پورے طور پر بیان ہی نہیں کر سکتے۔ ہمارے مخالف علماء اور دوسرے فرقے اگرچہ ہمارے مخالف ہیں تاہم وہ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس بیان میں ہم نے مبالغہ کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جماعت تو ایسی شریر کج فہم تھی۔ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سنگسار کرنا چاہتی تھی۔ بات بات میں سرکشی اور ضد کر بیٹھتے تھے۔ توریت کو پڑھو تو معلوم ہو جائیگا کہ ان کی حالت کیسی تھی۔ وہ ایک سنگدل قوم تھی۔ کیا توریت میں انکو رضی اللہ عنہم کہا گیا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ وہاں تو سرکش۔ ٹیڑھی۔ شریر وغیرہ ہی لکھا گیا ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جماعت وہ اس سے بھی بدتر تھی۔ جیسا کہ انجیل سے معلوم ہوتا ہے۔ خود حضرت عیسیٰ اپنی جماعت کو لالچی بے ایمان کہتے رہے۔ بلکہ یہاں تک بھی کہا۔ کہ اگر تم میں ذرہ بھر بھی ایمان ہو۔ تو تم میں یہ برکات ہوں۔ وہ برکات ہوں۔ غرض وہ اور حضرت موسیٰ علیہما السلام اپنی جماعت سے ناراض ہی گئے۔ اور انہیں ایک وفادار جماعت کے میسر نہ آنے کا افسوس ہی رہا۔ یہ بالکل سچی بات ہے۔ کہ نہ توریت میں اور نہ انجیل میں کہیں بھی ان کو رضی اللہ عنہم نہیں کہا گیا۔ مگر برخلاف اس کے جو جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو میسر آئی تھی اور اس نے آپکی قوت قدسی سے اثر پایا تھا۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ اس کا سبب کیا ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوت قدسیہ کا نتیجہ ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجوہ فضیلت میں سے یہ بھی ایک وجہ ہے۔ کہ آپ نے ایسی اعلیٰ درجہ کی جماعت تیار کی۔ میرا دعویٰ ہے۔ کہ ایسی جماعت آدم سے لیکر آخر تک کسی کو نہیں ملی ....، مجھے ہمیشہ خیال آتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا نقش دل پر ہو جاتا ہے۔ اور کیسی بابرکت وہ قوم تھی۔ اور آپکی قوت قدسیہ کا کیسا قوی اثر تھا۔ کہ اس قوم کو اس مقام تک پہنچا دیا۔ غور کر کے دیکھو کہ آپ نے ان کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا۔ ایک حالت اور وقت ان پر ایسا تھا۔ کہ تمام محرمات ان کے لئے شیر مادر کی طرح تھیں۔ چوری۔ شراب خوری۔ زنا۔ فسق و فجور سب کچھ تھا۔ غرض کونسا گناہ تھا۔ جو ان میں نہ تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت اور تربیت سے ان پر وہ اثر ہوا۔ اور ان کی حالت میں وہ تبدیلی پیدا ہوئی۔ کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی شہادت دی۔ اور کہا "اللہ اللہ فی اصحابی" وہ بشریت کا چولہ اتار کر مظہر اللہ ہو گئے تھے۔ اور ان کی حالت فرشتوں کی سی ہو گئی تھی۔ جو یفعلون ما یؤمرون کے مصداق ہیں۔ ٹھیک ایسی ہی حالت صحابہؓ کی ہو گئی تھی۔ ان کے دلی ارادے اور نفسانی جذبات بالکل دور ہو گئے تھے۔ ان کا اپنا کچھ رہا ہی نہیں تھا۔ نہ کوئی خواہش تھی۔ نہ آرزو بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ

۴ راضی ہو۔ اور اس لئے وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح ہو گئے۔ قرآن شریف ان کی حالت کے متعلق فرماتا ہے

منھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلاً۔

یہ حالت انسان کے اندر پیدا ہو جانا آسان بات نہیں۔ کہ وہ خدا کی راہ میں جان دینے کو آمادہ ہو جاوے۔ مگر صحابہؓ کی حالت بتاتی ہے۔ کہ انہوں نے اس فرض کو ادا کیا۔ جب انہیں حکم ہوا کہ اس راہ میں جان دیدو پھر وہ دنیا کی طرف نہیں جھکے۔ پس یہ ضروری امر ہے۔ کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کر لو۔ (الحکم جنوری ۱۹۰۶ء)

اتحاد کے دشمن

(از مکرم خواجہ خورشید احمدؐ سیالکوٹی)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز لیکچروں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حضور کی یہ دیرینہ خواہش تھی۔ کہ مسلمان اتحاد و یگانگت کی سلک میں منسلک ہو کر اپنے حقوق کی کما حقہٗ حفاظت کریں۔ اور ایسا عملی قدم اُٹھائیں۔ کہ جس سے قوم اپنے گوہر مقصود کو جلد حاصل کر سکے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں۔ کہ جو باہم مل بیٹھنے کو اپنے ذاتی مفاد کے منافی خیال کرتے ہوئے اس نظریہ کی شدید مخالفت کرنا اپنا مشن سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ شیعہ سنّی وغیرہ کا سوال اٹھا کر مسلمانوں کی ترقی کے راستہ میں روڑے اٹکاتے چلے آ رہے ہیں۔ مگر ایسے لوگ کب تک اپنے مقاصد میں کامیابی کا مُنہ دیکھ سکتے تھے۔

بالآخر مسلمانوں پر اللہ تعالےٰ نے اپنا فضل کیا۔ اور ان میں سے ایک بیدار مغز انسان اٹھا۔ اور اس نے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے قوم کے منتشر افراد کی شیرازہ بندی کی۔ اور میدانِ سیاست میں قوم کے سامنے اپنی خدمات پیش کیں۔ سینکڑوں اور ہزاروں مسلمانوں نے اس کی خدمات عالیہ کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور اس کی بلند کی ہوئی آواز پر بخوشی لبیک لبیک کہتے ہوئے اس کے گرد جمع ہو گئے۔ اور باوجود بیسیوں مذہبی اختلافات کے ایک پلیٹ فارم پر آنے ہی کو اپنی کامیابی و کامرانی کا حقیقی راز سمجھا۔

ایسے موقع پر وہ لوگ جو شروع سے ہی مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کو اپنے لئے ضرر رساں خیال کرتے تھے۔ بھلا کیونکر خاموش رہ سکتے تھے۔ ان دوست نما دشمن لوگوں نے مسلمانوں کے اس دلی خیر خواہ اور محسن انسان پر کمینے سے کمینے حملے شروع کر دیئے۔ اور جو لوگ اسکی اقتداء میں میدانِ عمل میں آئے۔ ان کی بھی پوری طرح مخالفت شروع کر دی۔ اور انہیں بھی خوب پیٹ بھر کر اپنے اسٹیج پر بے نقط سنائی گئیں۔ مگر صد آفرین ان حوصلہ مند انسانوں پر کہ جنہوں نے پاکستان کی خاطر سب کچھ برداشت کیا۔ اور اپنے پر کئے گئے حملوں کا نہایت معقولیت اور خندہ پیشانی کے ساتھ جواب دیا۔ اور جب پاکستان کا وجود تسلیم کر لیا گیا۔ تو ان باوقار جواں ہمت انسانوں نے اپنے محبوب قائد اعظم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے عزیز سے عزیز چیز تک کی بھی قربانی کرنے سے دریغ نہ کیا۔ جن کا پھل یہ ملا۔ کہ قوم عزت کے ایک عظیم الشان اور بلند مینار پر کھڑی ہو گئی۔ اور اپنے مطلوب اور مقصود کو پا لیا۔

اس میں شک نہیں۔ کہ مسلمانوں کو ہزاروں جانیں اور لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کی جائیدادیں حصول پاکستان کے لئے قربان کرنا پڑیں۔ مگر کونسا انسان ہے جسے تاریخ امم کا مطالعہ ہو۔ اور وہ اس امر سے انکار کر سکے۔ کہ ایسے مواقع پر زندہ قوموں کو ہر قسم کی قربانیاں دینی ہی پڑتی ہیں۔ پھر کہیں جا کر اپنے مقاصد میں کامیابی کا مُنہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ پھر مسلمان تو اپنے بزرگانِ سلف کے کارہائے نمایاں سے بخوبی واقف ہیں۔ اور جانتے ہیں۔ کہ ایسے مواقع پر قربانیاں کرنا ہی قوم کے مستقبل کو چار چاند لگانے کا باعث ہوتا ہے۔

اب جبکہ قائد اعظم مرحوم کی انتھک اور مخلصانہ مساعی اور قوم کی متحدہ کوششوں کے نتیجہ میں پاکستان کا وجود زندہ حقیقت کی صورت میں ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ تو ہمیں چاہیئے۔ کہ اسی سبق کو کبھی بھی نظر انداز نہ کریں۔ جو کہ قرآن مجید کی آیت کریمہ واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا کی روشنی میں قائد اعظم ہمیں اپنی زندگی میں دے گئے تھے۔ اور یاد رکھیں۔ کہ پاکستان کا سرمایہ حیات یہی ہے۔ کہ ہم ہمیشہ متحد و متفق رہیں۔

اور یہ بھی خوب یاد رکھو۔ کہ آج پاکستان کا اندرونی اور ازلی دشمن پھر چاہتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں شیعہ سنی اور "قادیانی" و "غیر قادیانی" کا سوال اٹھا کر ازسرِنو قوم کے شیرازہ کو بکھیر دے۔ اور اس طرح پاکستان کے استحکام اور مضبوطی کو نقصان پہنچائے۔

مگر اے پاکستان کے نام پر خوشی و مسرت کا نعرہ لگانے والو! تم اس بات کو کبھی کبھی نہ بھولو۔ کہ قومیں ہمیشہ اتحاد و یگانگت سے ہی مظفر و منصور ہوا کرتی ہیں۔ جس قوم کا شیرازہ بکھرا سمجھو کہ وہ آج بھی نہیں اور کل بھی نہیں۔ اسکی زندگی موت سے بھی بدتر ہے۔

ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ مسلمانوں کے لیڈر قوم کی بدحالی پر یوں خون کے آنسو بہا رہے تھے۔ کہ:-

"اے قوم مسلمان تمہاری حالت فی زمانہ ایسی ردی حالت پر پہنچ گئی ہے۔ کہ جس سے نجات ناممکن نظر آنے لگی ہے۔ جیسے کوئی بیمار عالم نزع اور نفس شماری میں ہو۔ جس کو آس پاس کے ایک دم کا مہمان جانتے ہوں۔ مگر وہ اپنی صحت یابی کا یقین کر کے مطمئن ہو۔ ایک فرد کا ذکر کیا تمام قوم اس وقت تباہی کے جہاز میں سوار ہے۔ سمندری موجوں نے اسکو گھیر لیا ہے۔ ایسے وقت میں تمام امیدیں منقطع ہیں۔ اب صرف خدا ہی پر نظر ہے۔ کہ اس ڈوبتی کشتی کو بچائے۔ ورنہ اس عالم اسباب میں آثار نجات کے نظر نہیں آتے۔ باوصف ایسی نازک حالت کے تم کو اپنی حالت کی خبر نہیں۔ اپنے سکر اور غفلت میں بے خبر سوتے ہو۔ اور اس کو سُکھ کی نیند سمجھ رہے ہو۔ خدا کے واسطے ذرا آنکھ کھولو۔ اور دیکھو کہ تم قریب الزوال درجہ میں پڑے ہو۔"

(روئیداد جلسہ منظہر الاسلام دہلی ص۸)

ایسی دگرگوں حالت کی موجودگی میں قائد اعظم مرحوم اور باقی قوم کے غمگسار اور ہمدرد انسانوں نے پاکستان کا نعرہ لگایا۔ اور مسلمان باوجود مختلف الخیال ہونے کے اپنی متحدہ کوششوں کو بروئے کار لا کر قوم کی کشتی کو اغیار اسلام کے پیہم حملوں سے بچانے میں مصروفِ عمل ہو گئے۔

اب جبکہ مسلمان بحیثیت مجموعی اپنے مزید مقاصد کی کامیابی میں کوشاں ہیں۔ ایسے سلجھے ہوئے اتحاد و اتفاق کے دور میں پاکستان کا کوئی اندرونی اور ازلی دشمن اس امر میں لگا ہوا ہو۔ کہ پھر سے مسلمانوں کا قومی شیرازہ بکھر جائے۔ اور اس کے بہکانے پر دیگر مسلمان بھی اس بحث میں پڑ جائیں۔ تو اس کے صاف یہ معنی ہیں۔ کہ وہ اپنے ہاتھوں ہی قوم کے پاؤں پر کلہاڑا مار کر اس کے مستقبل کو تاریک بنانا چاہتے ہیں۔ ایسی حالت میں تم خود ہی سوچ لو۔ کہ ہمارے محبوب وطن پاکستان کا کیا بنے گا؟

پس جو لوگ باوجود علما کہلانے کے شیعہ سنی "قادیانی" اور "غیر قادیانی" کا سوال اٹھا کر مسلمانوں میں پھوٹ اور منافرت کی خلیج وسیع کرنا چاہتے ہیں۔ وہ پاکستان اور قوم و ملت کے سچے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ بلکہ پرلے درجہ کے دشمن اور غدار ہیں۔ اور ہم ایسے عنصر کی کارستانیوں سے باقی مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہوئے یہ یقین دلانا چاہتے ہیں۔ کہ ان لوگوں کا مذکورہ بالا سوال اٹھانا اس وقت سوائے شرارت اور فتنہ انگیزی کے اپنے اندر کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ اور یہ لوگ ہر آن یہی چاہتے ہیں۔ کہ قائد اعظم مرحوم نے اپنی رات دن کی کوششوں سے جو عمارت قائم کی تھی۔ اسے یکدم گرا کر اپنی ذاتی اغراض و مقاصد کو پورا کیا جائے۔ یہ سوال جہاں مسلمانوں کے محبوب قائد اعظم مرحوم کی دلی تمناؤں کا خون کرنے کے مترادف ہے وہاں ہمارے روشن دماغ علماء کے نظریات کے بھی منافی ہے۔ چنانچہ شمس العلماء مولٰنا شبلی صاحب نعمانی مرحوم فرماتے ہیں:-

"اتفاق و اتحاد کا جو طریقہ اب تک لوگوں نے بیان کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ تمام علماء مسائل فقہیہ میں ہم مذہب اور ہم خیال ہو جائیں۔ اور اس وقت نہایت اعلیٰ درجہ کا اتفاق و اتحاد ہو جائے گا۔ لیکن میں پوچھتا ہوں۔ کہ کیا ایسا اتفاق کسی زمانہ میں کبھی ہوا ہے؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے مبارک زمانہ میں جبکہ تمام مسلمان کنفس واحدة تھے۔ کیا مسائل میں اختلاف آراء نہ تھا؟ جس شخص نے صحیح ترمذی مطالعہ کی ہے۔ اور قریباً ہر مسئلہ کے متعلق اس کے تراجم الابواب دیکھے ہیں۔ کیونکر اس بدیہی واقعہ سے انکار کر سکتا ہے؟ وضو تیمم قرأت اور نماز کے دیگر واجبات و سنن کے متعلق کیا تمام صحابہ ہر مسئلہ میں قاطبۃً متفق الرائے تھے؟ کون ایسا غلط دعویٰ کر سکتا ہے لیکن کیا ان اختلاف مسائل کی وجہ سے ان میں کسی قسم کی کدورت تھی؟ کسی طرح کا رنج تھا۔ کسی طرح کی اجنبیت تھی۔ حاشا للہ کبھی نہیں ہرگز نہیں۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ تمام اتحاد و اتفاق کے لئے یہ ضروری نہیں کہ آپس میں کسی طرح کا اختلاف رائے نہ ہو۔ اس لئے ہم کو اتفاق و اتحاد کی حدود متعین کر لینی چاہئیں۔ یعنی اختلاف و اتفاق کے دائرے الگ الگ ہوں۔ ایک عالم کو کسی مسئلہ میں دوسرے سے اختلاف ہے۔ تو اختلاف کا اثر کسی مسئلہ تک محدود رہے۔ یہ نہ ہو کہ اس اختلاف کی وجہ سے اور تمام تعلقات ہی منقطع ہو جائیں۔ جو اختلاف سے تعلق نہیں رکھتے۔ اسکی نہایت عمدہ مثال امام بخاری اور امام مسلم کا واقعہ ہے۔ امام مسلم حدیث معنعن کے شرائط اتصال میں امام بخاری سے اختلاف رکھتے تھے۔ چنانچہ اپنی کتاب میں امام بخاری کا مذہب بیان کر کے کہا ہے۔ کہ یہ مذہب محض لغو اور باطل ہے۔ اور اس قابل نہیں۔ کہ اس کے رد کی طرف توجہ کی جائے۔ لیکن باوجود اس کے جب امام بخاری سے ملنے گئے۔ تو نہایت محبت اور تعظیم سے انکی پیشانی چومی اور کہا کہ دعنی اقبل رجلک یعنی اجازت دیجیئے۔ کہ میں آپ کے پاؤں چوموں۔

قرونِ اولیٰ میں اسی اصول پر عمل تھا۔ یعنی اختلاف و اتحاد کی جدا جدا حدیں تھیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں باوجود اختلافات کے اتحاد و اتفاق کا زور پوری طرح قائم تھا۔ صحابہؓ بیسیوں مسائل میں مختلف الرائے تھے۔ لیکن عام اتحاد و اتفاق میں اختلاف کا پرتو تک نہ تھا۔ قرنِ ثانی اور اوائل قرنِ ثالث کا بھی یہی حال تھا۔ آج جس چیز کی وجہ سے مسلمانوں کی ہوا اکھڑ گئی ہے۔ جس نے ہماری طاقت کو بالکل گھٹا دیا ہے۔ جس کی وجہ سے گورنمنٹ کی نگاہ میں اس گروہ کی عظمت نہیں رہی۔ جس کی وجہ سے مخالفین کو ہم پر شماتت کا موقع ملا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم اختلاف و اتفاق کو اصلی حدود پر نہیں رہنے دیتے۔"

(رسائل شبلی ص۹۷-۹۸ مطبوعہ ۱۸۹۸ء)

مولانا شبلی صاحب مرحوم کے ان قیمتی خیالات سے صاف عیاں ہے۔ کہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں میں جو قرآن مجید و احادیث نبویہ سے بخوبی واقف تھے۔ باوجود انتہائی درجہ کا مذہبی مسائل میں اختلاف ہونے کے پھر بھی غایت درجہ کا اتفاق اتحاد تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ ہر میدان میں دشمنانِ اسلام کے مقابل کامیاب و کامران ہوتے تھے۔ پس آج بھی اگر مسلمان چاہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے بزرگانِ سلف کی طرح فتح و کامرانی کا سہرا حاصل کریں تو اس کا بڑا ذریعہ یہی ہے۔ کہ وہ باوجود اختلافات کے آپس میں متحد و متفق ہو جائیں۔ اور ہر اس شخص اور جماعت کی آواز پر قطعاً کان نہ دھریں جو مسلمانوں کے اندر نئے سرے سے پھوٹ ڈالنے کی مکروہ کوشش کر رہی ہے۔ یہ لوگ پاکستان کے صریح دشمن اور غدار ہیں۔ ان کا شروع سے ہی یہی وطیرہ رہا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں

[illegible]

آئندہ بننے والے مبلغین کے متعلق احباب جماعت کا فرض

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ)

والدین کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کے مستقبل پر غور کریں۔ اور آنے والی ذمہ واریوں کے لئے بچوں کو تیار کریں۔ ہماری جماعت ایک فرستادۂ ربانی کی جماعت ہے۔ اس جماعت کا نصب العین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الوصیت کے الفاظ میں یہ ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"۔

اس نصب العین کو پانے کے لئے جماعت کو جان و مال کی قربانی کرنی ضروری ہے۔ اکناف عالم میں اسلام کی منادی کرنے کے لئے ایسے ہونہار بچوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنا مستقبل اشاعت اسلام قرار دیں ایسے والدین کی ضرورت ہے۔ جو اپنے نونہالوں کو بصد شوق و رغبت اس مقدس مقصد کے حصول کے لئے وقف کر دیں۔ اور ان کی تربیت اور تعلیم کا بوجھ خوشی سے برداشت کریں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے تحریک فرمائی تھی کہ اس پاک مقصد کی خاطر ہر گھرانا کم از کم ایک نونہال پیش کرے۔ جو مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں تعلیم پا کر علوم دینی سیکھنے کے بعد دین کی تبلیغ کرے۔ اس تحریک کی طرف احباب کو پوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ابھی تک تعداد اور قابلیت کے لحاظ سے اتنے طالب علم مدرسہ احمدیہ میں داخل نہیں ہو رہے جو سلسلہ کی موجودہ ضروریات کو بھی پورا کر سکیں۔ ابھی چند دن پیشتر ایک ملاقات میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ کہ میرا ارادہ ہے کہ سلسلہ کے تمام کاموں پر اس مدرسہ کے ہونہار فارغ التحصیل طلبہ کو لگایا جائے۔ مگر ابھی طالب علم نہایت ہی قلیل تعداد میں آ رہے ہیں۔ میں احباب جماعت سے عرض کرتا ہوں کہ ان کا فرض ہے۔ کہ اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں داخل کرائیں۔ تا ان کے خاندان میں اسلام و احمدیت کا صحیح علم اور عمل قائم رہے اور ان کی اولاد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کر کے ہمیشہ کے ثواب کی مستحق قرار پائے۔ بالعموم لوگ ہونہار اور ذہین بچوں کو دنیوی تعلیم کے لئے منتخب کرتے ہیں۔ اور دین سیکھنے کی ذمہ داری کند ذہن اور کمزور بچے کے ذمہ ڈالتے ہیں۔ یہ تقسیم یقیناً غلط ہے۔ یہ سچ ہے کہ موجودہ زمانہ میں کسی بچہ کو دین کے لئے وقف کرنا بڑی قربانی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا بڑا ذریعہ ہے۔ لیکن کیا آپ کو معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ بے لوث قربانی چاہتا ہے۔ لنگڑی لولی اور عیب دار قربانی کرنے والا اس کی رضاء حاصل نہیں کر سکتا۔ علاوہ ازیں کند ذہن اور کمزور بچوں کے آنے کی صورت میں نتیجہ خاطر خواہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ میں افسوس کے ساتھ یہ ذکر کرتا ہوں۔ کہ ابھی تک معتدبہ حصہ احباب نے اس پہلو سے اپنے فرض کو ادا نہیں کیا۔ ہمارے طلباء کا بیشتر حصہ ابھی تک ان غریب گھرانوں پر مشتمل ہے جو اپنے اخراجات کے کفیل نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ جماعت کے تمام طبقات میں سے ہونہار اور ذہین بچے اس مدرسہ میں آئیں۔ مبلغ بیرونی دنیا کے سامنے ساری جماعت کا نمائندہ ہوتا ہے۔ اسے علم دین کو کما حقہ سیکھنے کے لئے بہت محنت کرنی چاہیئے۔ اس لئے ہر احمدی گھرانہ کم از کم ایک ذہین اور اچھی صحت والا طالب علم مدرسہ احمدیہ میں علم دین سیکھنے اور مبلغ بننے کے لئے داخل کرائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار انگریزی مڈل ہے۔ مدرسہ اور جامعہ احمدیہ کا موجودہ نصاب چھ سال کا ہے۔ مڈل کے امتحانات قریب ہیں۔ احباب ابھی سے نیت کر لیں کہ فلاں بچے کو دین کے لئے وقف کریں گے اور مڈل پاس کرتے ہی اسے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے بھجوا دیں۔ خدائی سلسلہ کے کام ہو کر رہتے ہیں۔ آسمان کی یہ تقدیر ہر زمانہ میں پوری ہوتی رہی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو قربانی کی نیت کرتے اور اپنا مال و جان پیش کر دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

سکرٹری صاحبان فوری توجہ فرمائیں

مندرجہ ذیل رقوم عرصہ دراز سے مد بلا تفصیل میں پڑی ہیں۔ متعلقہ سیکرٹری صاحبان کو فرداً فرداً بھی بذریعہ چٹھی اطلاع دی جا چکی ہے۔ اور اس سے پہلے بھی ایک دفعہ اخبار میں اعلان کر دیا گیا ہے۔ اب پھر بذریعہ اعلان تمام سیکرٹریان متعلقہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ان رقوم کی تفاصیل سے اطلاع دیں۔ ایک ہفتہ تک جواب نہ آنے کی صورت میں مطابق فیصلہ مجلس مشاورت تمام رقوم چندہ عام میں منتقل کر دی جائیں گی۔ نیز آئندہ رقم بھجواتے وقت کوپن پر ضرور تفصیل لکھ دیا کریں یا بذریعہ چٹھی علیحدہ ارسال کر دیا کریں۔ تا کہ خط و کتابت میں مزید وقت ضائع نہ کرنا پڑے اور رقوم جس غرض کے لئے بھجوائی جاتی ہیں۔ وقت پر اس کام آ سکیں۔

نمبر کوپن مع تاریخ	نام و پتہ فرستندہ	رقم
۲۹۰۰ — ۷.۱۱.۴۹	چوہدری دین محمد صاحب سیکرٹری چک ۹۳ ج ب بہاولپور	۱۰۷-۸-۰
۶۹۳۹ — ۸.۱۱.۴۹	ادائیگی حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	۲۰۰-۰-۰
۸۸۸۷ — ۸۰.۱۱.۴۹	عبد المنان صاحب چشتی سیکرٹری میرپور خاص	۷۴-۸-۰
۲۹۶۷ — ۱۰.۱۱.۴۹	چوہدری فتح علی صاحب فورٹ عباس بہاولپور	۲۷۳-۱۴-۰
۲۹۹۵ — ۱۰.۱۱.۴۹	مولوی محمد عمر صاحب کھڑ پیر ضلع لاہور	۶۹-۰-۰
۶۹۸۲ — ۱۲.۱۱.۴۹	ملک سراج الدین صاحب حبانیہ عراق	۲۰۷-۰-۰
۳۰۳۴ — ۱۴.۱۱.۴۹	محمد اکرم صاحب سکنہ ڈب ضلع پشاور	۵۲-۰-۰
۳۰۶۵ — ۱۴.۱۱.۴۹	غلام رسول صاحب بھوا ضلع گجرات	۲۵-۰-۰
۳۱۹۴ — ۱۹.۱۱.۴۹	مولوی ثناء اللہ صاحب چک جبال ضلع جہلم	۱۰۴-۷-۰
۳۲۰۱ — ۱۹.۱۱.۴۹	غلام محی الدین صاحب فورٹ سنڈیمن بلوچستان	۹۱-۱۰-۰
۳۲۴۴ — ۲۲.۱۱.۴۹	کیپٹن انور صاحب لاہور	۲۰۰۰-۰-۰
۲۲۲۶ — ۲۳.۱۱.۴۹	قریشی محمد شفیع صاحب بی اے میانوالی	۲۷۱-۰-۰
۲۳۱۹ — ۲۸.۱۱.۴۹	بابو فقیر اللہ صاحب محاسب سلطانپورہ لاہور	۱۰۵-۰-۰
۶۳۲۰ — ۲۹.۱۱.۴۹	عبد المنان صاحب چشتی میرپور خاص سندھ	۴۳-۰-۰
۷۱۴۰ — ۱۰.۱۲.۴۹	چوہدری محمد الدین صاحب سیکرٹری علی پور ضلع لاہور	۲۴-۰-۰
۳۳۳۹ — ۱۰.۱۲.۴۹	محمد شریف صاحب ٹیلیگرافسٹ ٹیلیگراف آفس لاہور	۷-۰-۰
۳۳۳۳ — ۱۰.۱۲.۴۹	قاضی شریف الدین صاحب کوئٹہ	۲۸۵-۰-۰
۳۳۶۱ — ۳.۱۲.۴۹	ایس جی جیلانی دی مال لاہور	۱۰-۰-۰
۳۳۷۶ — ۳.۱۲.۴۹	عطاء محمد صاحب رکھوٹنگی ضلع ڈیرہ غازیخان	۱۰-۰-۰
۳۴۱۲ — ۳.۱۲.۴۹	چوہدری سردار خان صاحب ۱۴۱ مراد بہاولپور	۴۱۱-۰-۰
۳۴۶۳ — ۴.۱۲.۴۹	چوہدری محمد الدین صاحب آنبر	۴۰-۴-۰
۳۵۴۷ — ۷.۱۲.۴۹	عبد اللہ صاحب ۱۵۱ ڈگری سندھ	۴۲-۰-۰
۳۵۸۴ — ۸.۱۲.۴۹	مرزا یعقوب الرحمن صاحب تھرپارکر سندھ	۱۳-۰-۰
۳۶۱۴ — ۱۰.۱۲.۴۹	محمد خالد صاحب بیدارپور ضلع شیخوپورہ	۳۰-۶-۰
۳۶۴۴ — ۱۰.۱۲.۴۹	محمد حیات صاحب تھل ڈیپارٹمنٹ خوشاب	۱۵-۰-۰
۳۶۷۷ — ۱۰.۱۲.۴۹	ہدایت صاحب چک ۵۹ بہاولپور	۸-۰-۰
۳۶۸۷ — ۱۰.۱۲.۴۹	چوہدری محمد صادق صاحب سیالکوٹ	۶-۸-۰
۳۰۲۰ — ۱۰.۱۲.۴۹	چوہدری اللہ دتہ صاحب سیکرٹری سیالکوٹ شہر	۳۳۰-۰-۰
۳۷۲۳ — ۱۰.۱۲.۴۹	نذیر احمد صاحب طالب پوری ڈسکہ	۶۵۶-۰-۰
۳۸۳۴ — ۱۳.۱۲.۴۹	بشریٰ صدیقہ صاحبہ محمود سٹریٹ ۱۴ لاہور	۳۱-۰-۰
۳۹۵۹ — ۱۸.۱۲.۴۹	ملک محمد اسحٰق صاحب منڈیالہ ضلع گوجرانوالہ	۱۵-۰-۰
۳۹۸۱ — ۲۱.۱۲.۴۹	ایم۔ ایچ حنیف کامیری	۲۵-۰-۰
۴۰۱۴ — ۲۱.۱۲.۴۹	عطاء محمد صاحب سنگھر ضلع ڈیرہ غازیخان	۱۰-۰-۰
۷۴۳۸ — ۲۴.۱۲.۴۹	عبد الغفور صاحب احمد آباد سندھ	۱۶۰-۰-۰
۷۴۹۲ — ۲۶.۱۲.۴۹	ملک محمد کریم صاحب واڑی ضلع ملتان	۹۱-۴-۰
۷۵۰۷ — ۲۷.۱۲.۴۹	محمد ... صاحب سیکرٹری کوہمری	۱۹-۱۱-۰
۲۸.۱۲.۴۹	محمد طفیل صاحب ۲۹۶ گ ب لائلپور	۳۲-۰-۰
۴۰۲۳	عبد الغفور صاحب پشاور	۲۰۰-۰-۰
۴۰۵۱ — ۷.۱.۵۰	نذیر احمد صاحب خیرزوالا ضلع گوجرانوالہ	۱۱۳-۰-۰
۴۰۶۴ — ۷.۱.۵۰	سعید احمد صاحب کوئٹہ	۵-۸-۰
۹.۱.۵۰	جماعت احمدیہ میرپور خاص سندھ	۲۰۵۵-۰-۰
۴۹۷۰ — ۱۰.۱.۵۰	محمد اختر صاحب A/C سپلائی ڈپو کوہاٹ	۱۰۰-۰-۰
۴۰۷۸ — ۱۰.۱.۵۰	بشیر احمد صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا	۳۰۰-۰-۰ (باقی)

درخواست ہائے دعا

"میرے ایک بھائی کو بعض پریشانیاں لاحق ہیں احباب دردِ دل سے اُن کے لئے کسی باعزت روزگار کے حصول کی دعا فرمائیں۔ (منظور احمد منٹگمری)

۲۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار صدر الدین احمدی بنتے والا گوجرانوالہ)

۳۔ ناصرہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ لہٰذا بزرگانہ و برادرانِ سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس عاجزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ نیز اپنی رضا پر راضی رہنے کی توفیق فرما دیں"۔ (خاکسارہ حمیدہ بیگم ہمشیرہ بھائی جیون دین پرنسس سٹریٹ۔ کراچی)

[illegible] ... بیٹا ... سکھ ... بہت ... بیمار ہے۔ احباب عزیزہ کی صحت کے واسطے دعا کر کے مشکور فرماویں۔ (مفتی محمد صادق ربوہ)

تحریک جدید۔ اللہ تعالیٰ کی فضلوں اور اسکی رحمتوں کے وارث ہونیکا بہت بڑا ذریعہ ہے

تحریک جدید کے دفتر اول کے ایک مجاہد جن کا نام ظاہر نہیں کیا جاتا۔ جو اپنا سب کچھ نئی دہلی میں لٹا کر پاکستان پہنچے ہیں۔ سولہویں سال میں ۲۰۰ / ۷ کا وعدہ پیش کرتے ہوئے حضور میں لکھتے ہیں۔

حضور! تحریک جدید میں حصہ لینے کی بدولت اللہ تعالیٰ نے خاکسار پر جو فضل و کرم فرمائے۔ اور رزق میں کشائش عطا فرمائی۔ اور دینی اور دنیاوی ترقیات سے متمتع فرمایا۔ اس کے پیش نظر خاکسار معہ اہل و عیال کے ۲۰۰ / ۷ کا وعدہ پیش حضور کرتا ہے۔

آج سے پندرہ سال قبل جب حضور نے تین سال کے لئے تحریک جدید میں شمولیت کا اعلان فرمایا۔ تو پہلے خاکسار نے تیس ۳۰ روپے۔ دوسرے سال ۶۰/- تیسرے سال ۹۰/- پیش کئے تھے۔ چوتھے سال کے لئے حضور نے اجازت فرمائی تھی۔ کہ سال اول کے برابر بھی دیا جا سکتا ہے۔ اس وقت خاکسار کی تنخواہ ایک سو روپیہ تھی۔ خاکسار نے عہد کیا۔ کہ تیسرے سال ۹۰/- اداکر کے پیچھے اب قدم کیوں کیا جائے۔ قدم آگے بڑھا کر جتنی تنخواہ تھی۔ اتنا ہی سو روپیہ کا وعدہ پیش حضور کر دیا۔ اور اس کے بعد ہر سال خاکسار اسی پر اضافہ کرتا رہا۔ اس حقیر قربانی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک رہا ہے۔ کہ جتنا خاکسار اگلے سال کے لئے اضافہ کرتا۔ اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنخواہ میں بھی اضافہ ہو جاتا۔ چنانچہ تحدیث بالنعمت کے طور پر عرض ہے۔ کہ گزشتہ سال پندرھویں سال میں ۶۶ / ۲ کا وعدہ کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے دوران سال میں اس رقم سے زائد آمدنی کے مواقع عطا فرمائے ان الٰہی افضال کو مدنظر رکھتے ہوئے تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا جوش پیدا ہو گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہونے کا حق الیقین ہو گیا ہے۔ دل کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر محض اپنے فضل و کرم سے توفیق دے۔ تو انیس سال کے بعد بھی اس مبارک اور بابرکت تحریک میں حصہ لیا جاتا ہے۔ حضور دعا فرمائیں یہ سب افضال حضور کی دعاؤں سے ہی عطا ہو رہے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ فرما چکے ہیں۔ ایک احمدی بھی ایسا نہ ہو جو دفتر اول یا دفتر دوم میں شامل نہ ہو گیا ہو۔ دفتر اول کے جو احباب جو دس سال تک شامل رہے ہیں وہ بھی سولہویں سال میں شامل ہو جائیں اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

۳۱ مارچ ۱۹۵۰ء تک

امان ۱۳۲۹ ہش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال مشاورت ماہ شہادت (اپریل) کے پہلے عشرہ میں منعقد ہو رہی ہے اس مشاورت میں جہاں اور امور آئینگے وہاں آپ کی جماعت کا نام پیش کر کے بتایا جائیگا۔ کہ چندہ جات لازمی یعنی حصہ آمد۔ چندہ عام و مستورات اور چندہ جلسہ کے بجٹ کے مقابلہ پر آپکی جماعت نے مرکز میں گیارہ ماہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۰ء (امان ۱۳۲۹ ہش) تک کیا بھجوایا اور بقایا کس قدر ہے۔

آپ کو وقت سے پہلے اطلاع دیجا رہی ہے

(نظارت بیت المال)

دواخانہ خدمت خلق

حمد رسول — جن عورتوں کے حمل ضائع ہو جاتے ہیں یا چھوٹے بچے خصوصاً لڑکے فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کا مجرب اور کارگر علاج ہے۔ قیمت نو ماہ کی دوائی ۹/- روپیہ (علاوہ محصول)

فضل الٰہی — جن عورتوں کو لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ انکا نہایت ہی کامیاب علاج ہے پہلے ماہ سے استعمال کیا جائے۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت نو ماہ کی دوائی ۶/- روپیہ

اکسیر جنین — جو لوگ روپیہ خرچ کر سکتے ہوں انہیں حب اٹھرا کے ساتھ یہ دوا بھی استعمال کروانی چاہیئے۔ اٹھرا کی گولیوں کے اثر کو بڑھانے والی دوا ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپیہ ہے۔

روغن تحسین :- بال بڑھانے کا بہترین تیل قیمت سوا روپیہ: بارہ شیشی تیرہ روپے

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری

احمدیہ ٹریڈ ڈائرکٹری عرصہ سے شائع نہیں ہو سکی۔ وکالت تجارت کے زیر انتظام یہ ڈائرکٹری دوبارہ تیار کروائی جا رہی ہے اسلئے ضرورت ہے کہ تمام تجار و صناع اپنے کاروبار کی تفصیلی اطلاع دفتر ہذا کو دیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس معاملہ میں مستعدی سے ہمارے ساتھ تعاون کریں اور جلد اپنے اور اپنے پڑوس کے دوسرے احمدی تجار کے پتے دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔

وکیل التجارۃ:- جودھامل بلڈنگ لاہور

اجلاس جناب ملک محمد حمید صاحب ضیائی سی۔ ایس۔ پی افسر مال بہادر بہ اختیارات کلکٹر!

پیر اولاد محمد۔ احسان ولد رحمان اقوام حبٹ سکنہ آہلہ۔ تحصیل پھالیہ

بنام

کھڑک سنگھ و سندر سنگھ پسران جیون سنگھ اقوام اروڑہ سکنہ منڈی بہاؤ الدین تحصیل پھالیہ حال مشرقی پنجاب

دعوی انفکاک الرہن موازی ۔۔۔ کنال رقبہ موضع آہلہ۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۲/۵۰ - ۷ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کاروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۲۰/۵۰ - ۷

دستخط حاکم ۔۔۔۔

مہر عدالت ۔۔۔۔۔۔۔

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

سیکرٹریان مال کیلئے ضروری اعلان

بعض افراد اور سیکرٹریان مال چندہ بھجواتے وقت کوپن پر تفصیل درج نہیں کرتے اور نہ ہی بذریعہ چٹھی علیحدہ ارسال کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی رقوم داخل خزانہ نہیں ہو سکتیں اور مد بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہیں۔ پھر ان کو خط و کتابت اور اعلان الفضل کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے۔ اگر پھر بھی تفصیل نہ آئے تو مطابق فیصلہ مجلس مشاورت تمام رقوم چندہ عام میں منتقل کر دی جاتی ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ سیکرٹریان مال کو مطلع کیا جاتا ہے کہ رقم بھجواتے وقت ساتھ تفصیل ضرور ارسال کیا کریں ورنہ انکی رقوم داخل خزانہ نہیں ہو سکیں گی

(نظارت بیت المال)

بارش کی وجہ سے پچاس اشخاص ہلاک اور دو سو مجروح

نیو یارک ۱۴ فروری - کل امریکہ کے جنوبی علاقہ میں خوفناک گرج اور موسلا دھار بارش کے ساتھ سخت طوفان آیا - پچاس سے زیادہ اشخاص ہلاک اور دو سو مجروح ہوئے - ہوا سے کھیتوں میں پودے گر پڑے اور مکانات چور چور ہو گئے۔

کل علی الصبح ٹینی سی میں ایک خاندان کے آٹھ افراد سوتے سوتے ہی ہلاک ہو گئے - باپ کا جسم مکان سے آدھ میل کے فاصلہ پر ایسے مقام پر پایا گیا - جسے مقامی لوگ طوفانی پہاڑی کہتے ہیں -

یہ طوفان جس نے ٹینی سی کو کل متاثر کیا - اتوار کے روز لیشیا نا ٹیکساس اور ارکناس سے شروع ہوا -

ٹکساس میں ایک خاندان کھانے پر بیٹھا ہی تھا کہ تیز آندھی انہیں اڑا کرلے گئی - خاندان کے چھ افراد میں ہلاک ہو گئے دو کی حالت نازک ہے - لیکن سب سے چھوٹی چار سالہ بچی بالکل محفوظ رہی - ان لاشوں کو موٹر پر گذرتے ہوئے ایک مسافر نے دیکھکر اٹھایا - جو سیاہ بادل اٹھتے دیکھ کر موٹر سے اتر کر زمین پر لیٹ گیا تھا - (اسٹار)

لکھنؤ کی مویشی کانفرنس

لکھنؤ ۱۴ فروری اقوام متحدہ کے غذائی زراعتی ادارہ کے زیر اہتمام یہاں کل ۱۳ اقوام کی کانفرنس شروع ہوئی جس میں گرم ممالک میں مویشی کی نسل کشی پر غور کیا جا رہا ہے -

شریک ہونے والے ممالک میں پاکستان آسٹریلیا بلجیم برما لنکا مصر فرانس ہندوستان انڈونیشیا ایران اطالیہ تھائیلینڈ اور برطانیہ ہیں - مویشیوں سے متعلق صنعت کے سلسلہ میں یہ اجلاس بے نظیر کہا جا رہا ہے - جن مسائل پر گفتگو ہو گی ان میں جانوروں کی نسل کشی کے متعلق تحقیقات و تجربات شامل ہیں - (اسٹار)

مصری ٹکٹوں کی نمائش

لیک سیکس ۱۴ فروری - ہفتہ کے دن فلڈلفیا میں جو نمائش شروع ہو کر . . . . . ۱۷ مارچ تک جاری رہنے والی ہے - اس میں مصری ٹکٹوں کا سب سے بڑا ذخیرہ دکھایا جائے گا -

نمائش میں ہر قسم کے مصری ٹکٹ موجود ہونگے چھوٹی اور بڑی قسموں کے ٹکٹوں کے ساتھ ساتھ جعلی ٹکٹ بھی دکھائے جائیں گے اور بڑی تصویروں کے ذریعہ انہیں واضح کیا جائے گا -

نمائش میں بعض ایسی ٹکٹیں بھی ہوں گی جو اب صرف ایک ہی باقی رہ گئی ہیں - جسے امریکہ اور دوسرے ملکوں میں مصری ٹکٹ جمع کرنے والوں کی انجمن کے ارکان نے نمائش کے لئے مستعار دیا ہے - (اسٹار)

مراکو میں نازک صورت حال

لندن ۱۴ فروری - ہسپانی مراکو میں درکدا قبیلہ نے علم بغاوت بلند کر دیا ہے - گذشتہ ہفتہ طنجہ کے بین الاقوامی علاقہ کے پاس جو بغاوت ہوئی تھی م

بہاولپور میں مہاجر فنڈ کی نگرانی کیلئے کمیٹی کا قیام

بغداد الجدید ۱۴ فروری - بہاولپور کے وزیر اعظم کرنل ڈرنگ کی زیر صدارت یہاں ایک کمیٹی کا قیام عمل میں آیا ہے جو مہاجر فنڈ کی نگرانی اور اسکے اخراجات کی جانچ پڑتال کرتی رہے گی - کمیٹی چار سرکاری اور تین غیر سرکاری افراد پر مشتمل ہے فنڈ کے ۲،۰۷،۲۳۹ روپیہ کی مجموعی رقم سے ۵ لاکھ روپیہ قائداعظم ریلیف فنڈ میں ۲ لاکھ روپیہ ریاست میں آئے ہوئے مہاجرین کو مویشی کپڑے اور زرعی اوزار مہیا کرنے کے لئے ۵۰۰۰۰ ہزار روپے پنجاب میڈیکل مشن کو اور ۱۵ ہزار روپے کشمیر ریلیف فنڈ میں دیئے گئے ہیں -

اس وقت اس فنڈ میں ۱۱،۵،۶۱۳۰ روپیہ کی مجموعی رقم موجود ہے - (اسٹار)

شاہی دورہ

طہران ۱۳ فروری - یہاں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ان کے ڈاکٹروں کی ہدایت پر فرمانروائے افغانستان محمد ظاہر شاہ کا دورہ پھر ملتوی کر دیا گیا ہے - ان کے ۱۴ اپریل سے قبل پہنچنے کی امید نہیں ہے - (اسٹار)

عرب لیڈروں کے مذاکرات کی تاریخ

دمشق ۱۴ فروری - عرب حکومتوں کے فرمانرواؤں کی مجوزہ کانفرنس کے انعقاد کی تاریخ مقرر کرنے کے نقطہ نظر سے دمشق اور قاہرہ کے درمیان گفت و شنید ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے -

توقع ہے کہ اس ہفتہ تاریخ کا تعین کر دیا جائیگا اور پھر مصر سب ملکوں کو مطلع کر دے گا - ذمہ دار طبقوں کا بیان ہے کہ عرب فرمانرواؤں کی کانفرنس کے ساتھ ہی عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا بھی ایک اجلاس منعقد ہو گا - (اسٹار)

پاکستانی طلباء کیلئے برٹش کونسل کے وظائف

لندن ۱۴ فروری برٹش کونسل کی جانب سے گریجویٹ پاکستانیوں کو لندن میں اعلیٰ تعلیم کے لئے چند وظائف دینے کا اعلان ہوا ہے - وظائف کے علاوہ لندن جانے اور آنے کا کرایہ اور وہاں رہنے کے اخراجات کی ذمہ داری بھی برٹش کونسل کی ہے - یہ وظائف دس ماہ کے لئے جاری ہوں گے - جس کا مطلب یہ ہے کہ طلباء ایک سال کی تعلیم حاصل کر سکیں گے - طلباء کی تعلیم کا انتظام کسی یونیورسٹی میں کیا جائے گا - ہو سکتا ہے یونیورسٹی کے علاوہ کسی ادارہ وغیرہ میں اس کا انتظام ہو - بہر حال ہر طالب علم کو ہر مہینہ اتنا وظیفہ ملے گا جو اسکی رہائش خوراک اور کپڑے کی کفالت کر سکے -

یہ وظائف ان لوگوں کو دیئے جائینگے - جن کے پاس طب سرجری، تعلیم، زراعت، انجینئرنگ اور سائنس وغیرہ کی ڈگریاں ہوں - رجسٹرڈ نرسیں بھی ان وظائف کی مجاز ہیں - منتخب طلباء کو پٹسن اور چمڑہ رنگنے کی صنعتوں میں عملی ٹریننگ دی جائے گی -

وظیفہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ گریجویٹ امیدوار کے پاس کسی یونیورسٹی کی سند ہو ان کی عمر کم از کم تیئیس سال اور زیادہ سے زیادہ تیس سال ہونی چاہیئے - نرس امیدواروں کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں - امیدوار اپنی درخواستیں یکم مارچ تک مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجدیں -

(ریپریزنٹیٹو (نمائندہ) برٹش کونسل" سرنگتی بلڈنگ، رام باغ روڈ، کراچی -

ریجنل ریپریزنٹیٹو کمرہ ۳ فلیٹی ہوٹل، لاہور (اس صورت میں جبکہ امیدوار پنجاب یا صوبہ سرحد میں مقیم ہوں) برطانوی ڈپٹی ہائی کمشنر برائے پاکستان، ڈھاکہ (مشرقی پاکستان کے امیدواروں کے لئے)

درخواستوں میں تعلیمی لیاقت اور امیدوار کے موجودہ کاروبار کے بارے میں تفصیلات دینا ضروری ہیں - درخواستوں کے ہمراہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور امیدوار کے موجودہ دفتر یا فرم وغیرہ کا ایک ایک سرٹیفکیٹ آنا بھی ضروری ہے - پہلے پہل اصل اسنادات نہ بھیجی جائیں - آخر الذکر سرٹیفکیٹ سے یہ ثابت ہو جائے کہ فرم یا دفتر کو امیدوار کی دس یا بارہ ماہ کی عدم موجودگی اور تعلیم پر کوئی اعتراض نہیں - جن امیدواروں کا انتخاب ہو گا - انہیں بعد میں تاریخ اور انٹرویو کی جگہ سے مطلع کر دیا جائے گا - انتظام کیا جا رہا ہے کہ انتخاب جسقدر جلد ممکن ہو کر لیا جائے -

گڑ کی نقل و حرکت

حکومت پنجاب عوام کی آگاہی کے لئے اعلان کرتی ہے کہ گڑ کی نقل و حرکت ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں لے جانیکی، نیز اسکی برآمد پاکستان سے باہر کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے -

گڑ کی برآمد کرنے کے خواہشمند حضرات جہازی سہولتوں کے لئے حکومت پاکستان کی وزارت غذا، کراچی کی جانب رجوع کریں - جہاں سے انہیں ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی جائینگی

دار العوام کی نئی عمارت مکمل ہو گئی

لندن (ریڈیو سے) دار العوام کی عالیشان عمارت سنہ ۱۹۴۱ء میں ایک ہوائی حملے سے جل کر خاکستر ہو گئی تھی - لیکن آج برطانوی کامن ویلتھ کے بہت سے ممبروں کی مدد سے نئی عمارت تقریباً مکمل ہو چکی ہے - ایوان کی میز کینیڈا نے بھیجی سپیکر کی کرسی آسٹریلیا سے آئی - کلرک کی میز کے لئے جنوبی افریقہ نے کرسیاں مہیا کیں - فرش کے لئے اخروٹ کی لکڑی گولڈ کوسٹ سے لائی گئی - سارجنٹ ایٹ آرمز کی کرسی لنکا نے پیش کر دی داخلے کے بڑے پھاٹک پاکستان اور ہندوستان نے دیدیئے - نیوزی لینڈ نے ڈسپیچ بکس ارسال کئے - نیو فاؤنڈ لینڈ نے چھ کرسیاں روانہ کر دیں

ایک ماہ میں ۱۶۳۰۰۰ ہوائی مسافر

لندن ۱۴ فروری - ایک مہینہ کے عرصہ میں برطانیہ کے ہوائی اڈوں سے ایک لاکھ ۶۳ ہزار مسافر گذرے - نارتھ ہولٹ کے ہوائی اڈہ سے ۵۴ ہزار اور لندن کے ہوائی اڈہ سے ۳۸ ہزار مسافر گذرے -

ہوائی جہازوں سے جو سامان بھیجا گیا - اس میں سب سے زیادہ لندن کے ہوائی اڈہ سے ۱۲۷۰ ٹن دوسرے نمبر پر نارتھ ہولٹ کے اڈہ سے ۴۰۸ ٹن اور تیسرے نمبر پر لپلنے کے ہوائی اڈہ سے ۱۳۶ ٹن بھیجا گیا - تمام ہوائی اڈوں سے ۱۹۶۴ ٹن سامان بھیجا گیا -

ان ہوائی اڈوں کو تقریباً ۴۰ ہزار طیاروں نے استعمال کیا - (اسٹار)

۱۵ اے شعلے فرانسیسی مراکو کی سرحد تک بھی پہنچے ہیں معلوم ہوا ہے کہ قبائل کے پاس چیکوسلاویکی کمیونسٹوں کا اسلحہ موجود ہے -